کتاب نما

Family Law in Islam: Theory and Application [عائلی قانون اسلام میں: اصول اور اطلاق]، ڈاکٹر محمد طاہر منصوری۔ ناشر: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد۔ صفحات: ۲۶۳۔ قیمت: درج نہیں۔

اسلام میں خاندان، عیال کا تصور بہت وسیع ہے۔ قرآنِ مجید میں جہاں اللہ کی بندگی کا حکم دیا گیا ہے، اس کے بعد ہی والدین کے ساتھ 'احسان' کی ہدایت ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ایک زمانے سے ہمارے ہاں بھی (دوسرے لادینی معاشروں کی طرح) 'خاندان' یا 'عیال' سے مراد 'شوہر بیوی' سے تشکیل پانے والا ادارہ ہی لیا جاتا ہے، حالانکہ family کے معنی 'ماں باپ اور اولاد پر مشتمل کنبہ' (دیکھیے: قومی انگریزی اُردو لغت، مرتبہ: ڈاکٹر جمیل جالبی) ہیں۔ بہرحال عائلی اور عیال کے اس محدود معنوں میں ڈاکٹر محمد طاہر منصوری کی پیش نظر کتاب اسلامی قوانین کی انگریزی زبان میں تذکیر و تفہیم میں ایک مفید اضافہ ہے۔

پہلے باب میں اسلام میں نکاح اور خاندان کے تصور پر گفتگو کی گئی ہے۔ حیرت انگیز افسوس کہ مسلم فقہا کی بیان کی ہوئی 'نکاح' کی تین تعریفوں میں مرد اور عورت کے درمیان 'جنسی تعلق' ہی کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے، مگر مصنّف بجا طور پر کہتے ہیں کہ قرآنی تصورِ نکاح میں زوجین کے درمیان طویل رفاقت، باہمی محبت، ہمدردی اور ذہنی ہم آہنگی اہم ہیں، نہ کہ محض جنسی تعلق۔ تاہم نکاح کے وظائف کے ضمن میں وہ بھی جنسی خواہش کی تسکین ہی کو اوّلیت دے کر پہلے اسی کا تذکرہ کرتے ہیں، اور اس کے بعد نسلِ انسانی کی بقا، ذہنی سکون اور اولاد کی دینی و اخلاقی تربیت کا ذکر کرتے ہیں۔

زوجین کے حقوق و فرائض کے سلسلے میں قرآنی احکام واضح ہیں۔ بیویوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کی ہدایت کی گئی ہے۔ اگرچہ مرد کو ایک سے زیادہ بیویوں کی اجازت ہے، مگر شرط یہ ہے کہ سب

کے ساتھ انصاف اور برابری کا سلوک ہو۔ معاشی ضروریات کی تکمیل، بڑی حد تک مردوں کے فرائض میں ہے اور اُمورِ خانہ داری کی نگہ داشت عورتوں کا فریضہ ہے۔

عہدِ نکاح کے قانونی اور درست طریقوں میں مختلف فقہی مدارس، مالکی، شافعی، حنفی اور حنبلی کا ذکر ہے، اور مختلف مسلم ممالک (تیونس، عراق، شام، ایران اور مراکش) میں جدید قانون سازی کا مختصر جائزہ ہے۔ عہدِ طفلی کے نکاح کو بعض فقہی مدارس درست قرار دیتے ہیں، لیکن پاکستان میں مروج قانون کے مطابق لڑکی اور لڑکے کی عمر کم از کم ۱۸ سال ہونی چاہیے۔ کم سنی کے نکاح کو فسخ کرنے کا اختیار لڑکی کو دیا گیا ہے۔ تاہم اس سلسلے میں مختلف مسلم ملکوں میں اختلافات ہیں۔ جہاں تک 'مہر' کا تعلق ہے، اِسے بہت سے لوگ عورت کی 'قیمت' یا 'معاوضے' کے طور پر لیتے ہیں، جو درست نہیں۔ مرد کا اپنی بیوی کو مہر ادا کرنا دراصل نکاح کی ذمہ داریوں کی ادایگی کا ایک علامتی اظہار اور اس کی طرف سے تعلقِ خاطر کا ایک تحفہ ہے۔

جن رشتوں کے حوالے سے نکاح کی ممانعت ہے، قرآنِ مجید میں اس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بھی حج، عمرہ یا حالتِ احرام میں نکاح فاسد ہوگا۔ غیر مسلم خواتین سے نکاح کے بارے میں مختلف فقہا اور مدارسِ فکر کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ تاہم ایک اہم فقہی مسلک (امامیہ/جعفریہ) میں 'موقتی نکاح' یا متعہ کی اجازت اور دوسرے مسالک میں اس کی ممانعت کا ذکر نہیں، اگرچہ ایران کے حوالے سے ضمناً اس کا تذکرہ ہے۔ (ص ۵)

بیوی اور مطلقہ کے حقوق کے بارے میں بھی قرآن مجید کی آیات، مختلف علما کی آرا اور مسلم ملکوں کے قوانین کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ طلاق، خلع، ظہار، فسخ (عدالتی حکم پر علیحدگی)، عدت، اولاد کی کفالت کے سلسلے میں بھی فقہا کی آرا اور مختلف مسلم ممالک کے قوانین میں اختلافات ہیں۔ مصنف نے ان سب کا تفصیلی جائزہ تو لیا ہے، جو بلاشبہہ ایک مفید کوشش ہے، تاہم انھوں نے اپنی حتمی راے دینے سے گریز کیا ہے۔ قانون سازوں کو اِن تفصیلات سے یقیناً آسانی ہوگی کہ انھیں ایک جگہ مختلف نقطہ ہاے نظر مل جائیں گے، مگر ایک عام قاری کی معلومات میں اس سے اضافہ تو ہوگا، لیکن اس طرح وہ انتشارِ فکری کا شکار بھی ہوسکتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ جس راے میں اُسے سہولت نظر آئے، یا جو اُس کی خواہش کے مطابق ہو وہ اُسے اختیار کرے۔ بہتر ہوتا

کہ مصنف، دلائل کے ساتھ اپنا نقطۂ نظر بھی بیان کر دیتے۔

پاکستان میں عائلی قوانین کی طرف ابتدا ہی سے توجہ کی گئی۔ ۵۰ کے عشرے میں حکومت نے ایک مجلس قائم کی، جس کی سفارشات پر مشتمل ۱۹۶۱ء میں حکومتِ پاکستان نے مسلم فیملی لا آرڈی ننس نافذ کیا۔ اس کی تیاری میں علما، قانون دان اور سماجی رہنما (خواتین وحضرات) شامل تھے۔ تاہم بعض علما نے اس قانون کی بعض شقوں (یتیم پوتے کی وراثت، نکاح کے لیے لازمی رجسٹریشن، نکاحِ ثانی کے لیے خاندانی عدالت کی اجازت وغیرہ) سے اختلاف بھی کیا۔ مصنف نے اس سلسلے میں اپنی تفصیلی راے بھی دی ہے۔

کتاب میں ایک دل چسپ اضافہ The Disolution of Muslim Marriage Act 1939 (مسلم نکاح کی تنسیخ کا قانون ۱۹۳۹ء) ہے۔ یہ مفید قانون انگریزی حکومت کے دور کا ہے، جو بعض حالات اور شرائط پر ایک خاتون کو نکاح کی تنسیخ کا عدالتی حق دیتا ہے۔

بظاہر کمرۂ جماعت کی تدریس میں تشکیل پانے والی اس مفید کتاب میں ناقص 'اشاریہ' (دیکھیے India، Psychological) اور بعض نامکمل آیاتِ قرآنی کی اغلاط اور ترجمانی (ص ۱۰، ۷۸، ۸۸) کھٹکتی ہیں جو اُمید ہے کہ آیندہ اشاعت میں درست کر لی جائیں گی۔

ڈاکٹر محمد طاہر منصوری، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد میں شریعہ اور قانون کے پروفیسر ہیں۔ اُمید ہے کہ اُن کی یہ تالیف ہمارے قانون کے طلبہ اور قانون سازوں کے لیے مفید ثابت ہوگی۔ (پروفیسر عبدالقدیر سلیم)

۱- قرآنی معلومات، صفحات: ۲۶۰۔ **۲- پیغمبر آخرالزماں حضرت محمدؐ کی شخصیت**، صفحات: ۱۰۴۔ ۳- *Life of Prophet Muhammad*، صفحات: ۴۷۔ ۴- *Inter-Faith Essays and Other Articles*، صفحات: ۱۴۷۔ تالیف: گروپ کیپٹن (ر) عبدالوحید خان۔ حاصل کرنے کے لیے مصنف سے رابطہ کریں۔ اے/۳۶- ساؤتھ سنٹرل ایونیو، فیز II، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، کراچی-۷۵۵۰۰۔ فون: ۰۲۱-۳۵۸۹۴۸۸۶۔

عبدالوحید خان، پاکستان ایئرفورس سے وابستہ رہے۔ بین المذاہب موضوعات سے خصوصی

دل چسپی رکھتے ہیں۔ ان کی ۱۱ کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اس وقت ان کی چار کتب پیش نظر ہیں۔

۱- قرآنی معلومات: اس کتاب کے ذریعے مسلمان کے دل میں قرآن کی محبت کو بڑھانے اور مقاصد سے آشنا اور ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ قرآن کے بارے میں معلومات فراہم کرنے اور اس کے مضامین سے روشناس کرانے کی کامیاب کوشش ہے۔

۲- پیغمبر آخر الزماں حضرت محمدؐ کی شخصیت

۳- Life of Prophet Muhammad، اُردو اور انگریزی میں یہ کتابیں، حضورؐ کی سیرت و شخصیت کا ایک عمدہ خاکہ ہیں۔ سیرت کے اہم واقعات کو سامنے لا کر عمل پر اُبھارا گیا ہے۔ موجودہ دور میں مغرب کی جانب سے حضورؐ کی شخصیت کو مجروح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس پروپیگنڈے کا توڑ بھی کیا گیا ہے۔ علمی استدلال پر مبنی یہ تحریریں حضورؐ سے محبت کو دوبالا کرتی اور عظمتِ رسولؐ اور احترامِ رسولؐ کے جذبات بیدار کرتی ہیں۔

۴- Inter-Faith Essays and Other Articles، بین المذاہب ہم آہنگی اور دوسرے موضوعات پر مبنی ۲۱ مضامین پر مشتمل ہے۔ اس میں معاشرے کے بہت اہم اور حساس موضوعات پر قلم اُٹھایا گیا ہے۔ قرآن و سنت اور حالات کے تناظر میں ان پر بات کی گئی ہے، بالخصوص اہلِ مغرب نے اسلام سے جو ایک نام نہاد جنگ شروع کر رکھی ہے اس پر اظہارِ خیال کیا گیا ہے۔ مغرب این جی اوز کے ذریعے تعلیم و صحت کے میدان میں کام کر کے عیسائیت کے فروغ کے لیے کوشاں ہے اور اسلام کو اپنا حریف سمجھ کر اسلام کے بارے میں نت نئے فتنے اُٹھا رہا ہے، اس کے بارے میں اسلام کا نقطۂ نظر پیش کیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ قرآن تو بس سیدھا راستہ دکھانے والی ایک کتاب ہے۔ مختصر انگریزی مضامین زبان و بیان کے اعتبار سے انتہائی سادہ اور عام فہم ہیں۔ (عمران ظہور غازی)

ظفر علی خان ـــــ خطوط و خیوط، ڈاکٹر زاہد منیر عامر۔ ناشر: مسند ظفر علی خان، پنجاب یونی ورسٹی، نیو کیمپس، لاہور۔ صفحات: ۲۶۴۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

سرورق کے مطابق یہ کتاب مولانا ظفر علی خان کے 'غیر مطبوعہ خطوط کی روشنی میں' ان کا ایک شخصی مطالعہ ہے۔ زاہد منیر عامر پنجاب یونی ورسٹی اورینٹل کالج علامہ اقبال (اولڈ) کیمپس میں

اُردو زبان وادب کے پروفیسر ہیں۔ گذشتہ دو برس قبل شیخ الجامعہ نے انھیں نیوکیمپس بلاکر شعبۂ ابلاغ عامہ سے منسلک 'مسندِ ظفر علی خان' پر فائز کیا تھا۔ یہ کتاب مصنف کے زمانۂ مسند نشینی کا حاصل ہے۔

کوئی ۲۵ سال پہلے موصوف نے مولانا ظفر علی خان کے مکاتیب کا پہلا (اور تاحال) آخری مجموعہ شائع کیا تھا، اب دوسرا مجموعہ پیش کیا ہے۔ اس دوسرے مجموعے کی نوعیت خطوں کے عمومی اور روایتی مجموعوں سے مختلف ہے، اور شاید اسی لیے انھوں نے کتاب کے نام میں خطوط وخیوط کی ترکیب شامل کی ہے (کاش مصنفِ علّام سرورق پر ایک حاشیہ دے کر 'خیوط' کے معنی بھی اس مبصر جیسے کم علم قارئین کو سمجھا دیتے۔ بہرحال ہم لُغت کی مدد سے بتائے دیتے ہیں کہ خیوط 'خیط' کی جمع ہے (خبط کی نہیں)، معنی ہیں: 'تاگہ')۔ اس لفظ کو کتاب سے مناسبت یہ ہے کہ مؤلف نے ان خطوں کی مدد سے مولانا ظفر علی خان کی زندگی کے کچھ خیوط، یعنی نقوش یا پہلو دریافت کیے ہیں۔ خطوں کو تاریخ وار یا مکتوب الیہ وار ترتیب دینے کے بجاے چند عنوانات کے تحت مرتب کیا گیا ہے، مثلاً: 'خانگی زندگی پر کچھ روشنی، (اس حصے کے سارے خطوط مولانا کی بیگم کے نام ہیں)۔ عہدِ شباب کے نقوش، پاکستان کا درزی، شہید گنج کا غم، کیا مولانا ظفر علی خان واقعی خط نہیں لکھتے تھے؟ وغیرہ۔ کتاب کے سرورق سے سوالیہ نشان لے کر قاری آگے بڑھتا ہے تو فہرست کے عنوانات دیکھ کر اسے خیال آتا ہے کہ مؤلف نے یہاں پھر کچھ 'گھنڈیاں' ڈال دی ہیں، مثلاً: 'پاکستان کا درزی' ایک گھنڈی ہے۔ یہ شمس الحسن اسٹیٹ سیکرٹری مسلم لیگ کے نام چندسطری خط ہے اور اس کے ساتھ مولانا ظفر علی خان کی نظم ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ سلطنت پاکستان کی قبا کو پاکستان کا درزی (قائداعظم) کب تک اور کیسے رفو کرے گا۔ اس کے بعد حسب ذیل دو شعر ہیں:

ندا آئی کہ مقصد تک پہنچ سکتی نہیں ملّت ۔۔۔ نہ سیکھے گی وہ کرنا آبِ خنجر سے وضو جب تک
نہ آئے گا خدا کی راہ میں جب تک اسے مرنا ۔۔۔ بہائے گی نہ اس رستے وہ اپنا لہو جب تک

یہ اشعار بہت کچھ کہہ رہے ہیں۔ مختصر یہ کہ مولانا ظفر علی خان کی بصیرت کی داد دینی پڑتی ہے۔ انھوں نے اندازہ لگالیا تھا کہ قیامِ پاکستان کے بعد مملکت خداداد کی زمامِ کار سنبھالنے والے اکثر وبیش تر ذمہ داران اور اعیانِ حکومت خون دینے والے نہیں، دودھ پینے والے مجنوں ثابت

ہوں گے۔ پاکستان کی ۶۵ سالہ تاریخ مولانا ظفرعلی خان کی خداداد بصیرت کی تصدیق کررہی ہے۔ تاریخ کے اوراق پلٹیے تو معلوم ہوگا کہ تحریکِ حصولِ پاکستان کے دنوں میں اسی خدشے کا اظہار اور بھی کئی لوگوں نے کیا تھا اور کہا تھا کہ ہماری یہ مسلمان قیادت پاکستان میں اسلام دشمن اور وطن دشمن ثابت ہوگی۔ کیا پاکستان کی ۶۵ سالہ تاریخ اس کی گواہی نہیں دے رہی؟

کتاب سے مؤلف کی محنت، مہارت اور سلیقہ مندی کا اظہار ہوتا ہے۔ بعض خطوں کے عکس، چند نایاب تصاویر اور محنت سے لکھے گئے حواشی و تعلیقات نے کتاب کی وقعت بڑھا دی ہے۔ مولانا ظفرعلی خان کی خوش قسمتی ہے کہ انھیں زاہد منیر ایسا محقق ملا ہے۔ کتاب کے آخر میں کتابیات اور مفصل اشاریہ بھی شامل ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

آدابِ خود آگاہی، عتیق الرحمن صدیقی۔ ناشر: الخدمت پبلشرز، ۱-کینال روڈ ٹیل، تاج باغ، ہربنس پورہ، لاہور۔ فون: ۴۱۹۱۸۵۰-۰۳۳۴۔ صفحات: ۲۵۰۔ قیمت: ۲۸۰ روپے۔

تزکیہ و تربیت اور تعمیرسیرت جہاں نبی اکرمؐ کے فرائضِ منصبی کا اہم ترین تقاضا تھا وہاں اُمت مسلمہ کی تشکیل اور اس کے مقصدِ وجود کے حصول کے لیے ناگزیر ضرورت بھی ہے۔ زیرتبصرہ کتاب میں مصنف نے اسی مقصد اور ضرورت کو پیش نظر رکھا ہے۔ اس میں جہاں قرآن و سنت کی تعلیمات کی طرف رجوع کرنے، اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے اور سیرتِ نبویؐ کی اتباع کی بات ہے، وہاں رذائلِ اخلاق سے بچنے اور محاسنِ اخلاق کو اختیار کرنے کی ترغیب بھی پائی جاتی ہے۔ ان مضامین میں قرآنِ مجید، نبی اکرمؐ، اولین وحی، حدیث و سنت، محبت الٰہی کا حقیقی معیار، اُمت مسلمہ، دعوت و تبلیغ، ایمان و عملِ صالح، شیطان کی چالیں، جھوٹ، شراب، لہوالحدیث، سلام، حیا، امانت اور عہد و پیمان، شکر، تفکر، حسنِ نیت، بخل، صدق و سچائی جیسے موضوعات پر شرح و بسط کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ متفرق مضامین کا یہ مجموعہ حقیقت میں اسلامی تعلیمات کا خوب صورت مرقع ہے۔ حوالے، حواشی اور کتابیات کا اہتمام مصنف کی عرق ریزی پر دال ہے۔ زبان و بیان میں ادبی چاشنی، مضامین کی تیاری میں تحقیق کا رنگ اور تالیف و تسوید میں سلیقہ پایا جاتا ہے۔ تزکیہ و تربیت اور تعمیرسیرت کے لیے مفید کتاب۔ (حمیداللّٰہ خٹک)

اسرائیل آغاز سے انجام کی طرف، میر بابر مشتاق۔ ناشر: راحیل پبلی کیشنز، اُردو بازار، کراچی۔ فون: ۰۳۲۱-۸۷۶۲۲۱۳۔ صفحات: ۳۵۰۔ قیمت: ۳۹۰ روپے۔

یہ کتاب اسرائیل، امریکا اور اقوام متحدہ کے اصل چہرے کو بے نقاب کرتی ہے۔ اگرچہ اس کتاب کا جذبۂ محرکہ فریڈم فلوٹیلا کے قافلے پر اسرائیلی فوج کا افسوس ناک اور سفاکانہ حملہ ہے، مگر اسی واقعے کی بنیاد پر اسرائیل کی تاریخ، قیام اور بے گناہ فلسطینیوں پر ظلم و ستم کی انتہا، امریکا اور اقوامِ متحدہ کی اسرائیل کی بے جا حمایت اور مسلمان حکمرانوں کی بے حسی کو وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے۔

فلسطین کا جغرافیہ، تاریخ اور سیاسی منظرنامہ بیان کرنے کے ساتھ ساتھ فلسطینیوں کی چھے عشروں کی جدوجہد آزادی اور حماس کی تاسیس و ارتقا اور قربانیوں کی طویل داستان کو سلیس پیرایے میں بیان کیا گیا ہے۔ حماس کے رہنما خالد مشعل کا خصوصی انٹرویو، فلسطین کی پُرعزم دختر شہید وفا ادریس کا تذکرہ اور امریکا کی انسانی حقوق کی نمایندہ راشیل کوری کی لازوال قربانی کا بھی تذکرہ موجود ہے۔ ایسے باضمیر یہودیوں کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے جو اسرائیل کے غدار ٹھیرے ہیں مگر ضمیر کی عدالت میں سرخرو ہونے کے لیے نئے نئے انکشافات کر رہے ہیں۔

ترکی واحد ملک ہے جس نے اسرائیلی ناجائز ریاست کے خلاف عالمی سطح پر پُرزور آواز بلند کی ہے۔ فریڈم فلوٹیلا کے واقعے کی پُرزور مذمت کے واقعات اور ترکی کے وزیراعظم رجب طیب اردوگان کا ورلڈ اکانومک فورم میں سابقہ اسرائیلی صدر شمعون پیریز کے سامنے فلسطینی مسلمانوں کے بارے میں جرأت مندانہ موقف کا اظہار اور اُس کی سنسنی خیز تفصیلات بھی موجود ہیں۔

فلسطین پر یہ کتاب ایک دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ پروفیسر خورشید احمد کے الفاظ میں ''یہ کتاب ان شاء اللہ انسانیت کے ضمیر کو بیدار کرنے اور مسلمان اُمت کو اس کی ذمہ داریوں کا شعور دلانے کی مفید خدمات انجام دینے کا ذریعہ بنے گی اور مصنف کے لیے دنیا اور آخرت میں اجرِعظیم کا وسیلہ بنے گی''۔ اُمت مسلمہ کا درد رکھنے والے ہر مسلمان کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ (طاہر آفاقی)

تعارف کتب

$ پیارے نبیؐ اور پیارے بچے، پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا۔ ناشر: زم زم پبلشرز، شاہ زیب سنٹر نزد مقدس مسجد،

اُردو بازار، کراچی۔ صفحات: ۱۹۹۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔ [بقول مصنف: 'پیارے بچوں کے لیے پیارے رسولؐ کی تعلیمات، اخلاقِ حسنہ، خوب صورت واقعات اور اسوۂ نبویؐ کا حسین گل دستہ پیش کیا ہے'۔ مصنف نے آں حضوؐر کی زندگی کے بعض واقعات کا ذکر کر کے کسی خاص موقعے پر آپ کے طرزِ عمل یا فرمودات کو زیادہ تر احادیث کی روشنی میں یا سیرت کی معروف و مسلمہ کتابوں کے حوالوں سے پیش کیا ہے۔ تقریباً ہر صفحے پر 'پیارے بچو، پیارے بچو' غیر ضروری تھا۔ نہایت ضروری تو یہ ہے اللہ کا اِملا صحیح (اللہ) لکھا جائے۔]

$ **معارف مجلۂ تحقیق**، مدیر: پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق منصوری۔ پتا: ادارہ معارف اسلامی، ڈی-۳۵، بلاک ۵، ایف بی ایریا، کراچی-۷۵۹۵۰۔ فون: ۳۶۸۰۹۲۰۱-۰۲۱۔ صفحات: ۱۸۲+ 10 انگریزی صفحات۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔ [ادارہ معارف اسلامی کراچی کے علمی، فکری و تحقیقی مجلّے معارف مجلۂ تحقیق کا پانچواں شمارہ (جنوری-جون ۲۰۰۳ء) شائع ہوگیا ہے۔ تحقیقی مقالوں میں: 'پاکستان میں زکوٰۃ آرڈی ننس ۱۹۸۰ء کا نفاذ، ایک جائزہ' از سعدیہ گلزار، 'حضرت ابوبکرؓ کا اجتہاد و احیاے دین' از صوفیہ فرناز، فرزانہ جبیں، 'میسنری تنظیم، ایک جائزہ' از رضی الدین سید، 'سید قطب: فکر و فن کے آئینے میں' از عمیر رئیس اہم ہیں، جب کہ عورت، مغرب اور اسلام از ثروت جمال اصمعی پر تبصراتی مقالہ اسحاق منصوری کا ہے۔ انگریزی حصے میں پاکستان میں تعلیمی اصلاحات کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔]

$ **حقوقِ انسانی کی رپورٹ ۲۰۱۲ء**، مرتبہ: کمال فاروقی، ہیومن رائٹس نیٹ ورک، سندھ چیپٹر۔ ملنے کا پتا: قبا آڈیٹوریم، بلاک ۱۳، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ فون: ۳۶۳۶۴۴۰۷-۰۲۱۔ صفحات: ۱۵۱۔ قیمت: درج نہیں۔ [حقوقِ انسانی کی جو پامالی آج کل ہے، عالمی سطح پر، قومی سطح پر، شہروں میں، دیہاتوں میں (اور گھروں میں بھی)، محتاجِ بیان نہیں۔ یہ نیٹ ورک آگہی کے معیار کو بلند کرتا ہے اور اُمید کرتا ہے کہ اس جدوجہد کے نتیجے میں صورتِ حال میں بہتری آئے گی۔ ۲۹ عنوانات کے تحت ۲۰۱۲ء کی خبریں اور واقعات پیش کردیے گئے ہیں۔ 'حقوقِ انسانی' کی واضح تعریف ہونا چاہیے۔ ہر خبر لازماً حقوقِ انسانی کی خلاف ورزی نہیں ہوتی، مثلاً بجٹ کا پیش کرنا، یہ کس طرح خلاف ورزی ہے؟ (ص ۱۴۳)۔ کچھ سمری ہوتی کہ کتنے قتل، کتنی عصمت دریاں؟]

$ **اے میری بہن! کیا آپ جنت میں جانا چاہتی ہیں؟** تالیف: عبدالقدوس سلفی۔ ناشر: دارسیاف، سیکنڈ فلور، رحمن پلازا بالمقابل جلال دین ہسپتال، مچھلی منڈی، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۳۷۳۶۴۱۲-۰۴۲۔ صفحات: ۱۶۰۔ قیمت: ۱۶۰ روپے۔ [کتاب کا مدعا مسلم عورت میں دین کا ذوق و شوق پیدا کر کے دین کے ساتھ وابستہ کرنے، دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کے گہرے شعور کی روشنی میں زندگی بسر کرنے کی طرف متوجہ کرنا ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات اور واقعات کے ذریعے خواتین کو مناسب لباس اور پردے کی طرف راغب کیا گیا ہے۔ یہ کتاب خواتین اور ان کی نئی نسل کے لیے رہنمائی کا ذریعہ اور جنت میں جانے کا راستہ دکھاتی ہے۔]